DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دارالافتاء جامعۃ الرشید

حوالہ نمبر: 8442/40	فتوی نمبر: 66598/58	سائل: محمد عامر	مجیب: محمد مرتضی
مفتی: سید حامد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

خام سونے کے کاروبار کی مختلف صورتیں

پہلی صورت

سوال: زید ایک سرمایہ کار ہے اور عمرو ڈیلر۔ زید عمرو کے ساتھ ایک ریٹ آپس کی رضامندی سے طے کر لیتا ہے۔ عمرو متعین ریٹ پر زید کو سونا فراہم کر دیتا ہے، جسے وہ اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ اب زید کا فی الحال اپنے سونے کو بیچنے کا ارادہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ریٹ اور بھی اوپر چلا جائے تاکہ مجھے زیادہ نفع ہو اس لیے زید عمرو کو اپنا سونا یہ کہہ کر دے دیتا ہے کہ آپ اس کو اپنے استعمال میں لے آؤ۔ جس دن میرا بیچنے کا ارادہ ہوا میں آپ سے لے لوں گا۔ اب پانچ دن کے بعد زید آ کر عمرو سے اپنے سونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عمرو دوکان میں جو سونا موجود ہوتا ہے اسی سے وزن کے اعتبار سے سونا کاٹ کر زید کے قبضے میں دے دیتا ہے۔ زید چونکہ اپنے اس سونے کو بیچنا چاہتا ہے، اس لیے وہ اسی وقت عمرو کو یہ سونا بیچ دیتا ہے۔ اگر اس دن ریٹ زیادہ ہو تو نفع ورنہ نقصان۔ زید جس وقت یہ سونا بیچتا ہے تو وہ باقاعدہ عمرو کو قبضہ دے دیتا ہے۔ (زید اور عمرو میں سے کوئی بھی معاہدہ کی رو سے پابند نہیں ہوتا البتہ زید چھوٹا سرمایادار اور مارکیٹ میں نیا ہونے کی وجہ سے مارکیٹ کو سمجھنے کے لیے اپنے سارے معاملات ایک ڈیلر کے ساتھ ہی کرتا ہے اور عمرو چونکہ مارکیٹ میں روزانہ کی بنیاد پر خرید و فروخت کر رہا ہوتا ہے، اس لیے زید سے مارکیٹ ریٹ کے حساب سے سودا کر لیتا ہے۔ از سائل)

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر صورت حال یہی ہے، جو سوال میں لکھی گئی ہے تو یہ صورت قرض اور بیع پر مشتمل ہے اور ان شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

1۔ ڈلی کا سونا ہو، جس میں کھوٹ کی کمی بیشی بالکل نہ ہو، بلکہ جتنے کیرٹ کا سونا دیا گیا ہو اسی کیرٹ کا واپس لیا جائے۔

2۔ خرید و فروخت کا معاملہ شروع ہی سے طے نہ ہو کہ زید سونا عمرو کو ہی بیچے گا۔

3۔ زید جس دن عمرو کو سونا بیچنے کا معاملہ کرے، معاملہ اسی دن کے مارکیٹ ریٹ پر ہو۔

4۔ عمرو بھی خریداری کا پابند نہ ہو۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الدر المختار للحصكفي (56/5) المكتبة الشاملة
"(التوكيل صحيح) بالكتاب والسنة، قال تعالى: *(فابعثوا أحدكم بورقكم)* ووكل عليه الصلاة والسلام حكيم بن حزام بشراء ضحية، وعليه الإجماع۔"

حوالہ نمبر: 8442/40	فتوی نمبر: 66599/58	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

دوسری صورت

زید اور عمرو کے اس معاملے میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس وقت زید مطالبہ کر رہا ہوتا ہے، اس وقت عمرو کے پاس سونا دکان میں موجود نہیں ہوتا، جبکہ زید اپنے سونے کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے، کیونکہ وہ اسے آگے فروخت کرنا چاہتا ہے ایسی صورتحال میں یہاں مارکیٹ میں تین طریقے استعمال ہوتے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ عمرو چونکہ مارکیٹ کا ڈیلر ہے۔ اُس کا مارکیٹ میں اعتماد ہے، اس لیے وہ باہر کسی دوسرے ڈیلر سے سونا منگوالیتا ہے اور اسے زید کے قبضے میں دے دیتا ہے۔ زید چونکہ اپنے سونے کو بیچنا چاہتا ہے اس لیے زید اسی وقت اس سونے کو عمرو کے قبضے میں دیکر ایک متعین ریٹ پر فروخت کر دیتا ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کروں کہ اس معاملے میں عمرو نے جو سونا باہر سے منگوایا ہوتا ہے۔ یہ سونا زید کے لیے منگوایا ہوتا ہے تاکہ وہ اسے آگے بیچ سکے۔ لیکن یہ بندہ نے شروع میں لکھا تھا کہ زید کے سارے معاملات عمرو کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اگر زید چاہے تو باہر بھی اپنے سونے کو بیچ سکتا ہے۔ عمرو کی طرف سے زید پر کوئی پابندی نہیں۔ عمرو کو چونکہ پتا ہوتا ہے کہ زید یہ سونا میرے ہاتھوں ہی بیچے گا، اس لیے وہ تھوڑی دیر کیلئے محض زید کے قبضے کے واسطے باہر سے منگوالیتا ہے۔ عمرو نے باہر والے سے کس معاملے کے تحت یہ سونا منگوایا، وہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ زید کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔

(عمرو جو سونا باہر سے منگوا کے دیتا ہے وہ بسا اوقات قرض کے معاملے پر ہوتا ہے اور اکثر ان فکسڈ کا معاملہ ہوتا ہے کہ ڈیلر ایک دوسرے سے سونا منگواتے رہتے ہیں، کچھ دنوں کے بعد آپس میں اس دن کے ریٹ کے ساتھ معاملہ صاف کر لیتے ہیں)

الجواب حامداً ومصلیاً (calligraphic heading)

پہلی صورت میں ذکر کردہ شرائط کے ساتھ یہ صورت بھی جائز ہے، البتہ عمرو کا سونا کسی ڈیلر سے قرض لے کر یا کسی متعین ریٹ پر خرید کر دینا تو جائز ہے البتہ آن فکسڈ طریقے سے سونا منگوا کر دینا، جس میں سونا بغیر ریٹ طے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

کے خرید لیا جاتا ہے اور پھر مارکیٹ ریٹ کے اعتبار سے لین دین ہو جاتا ہے، جائز نہیں، خواہ اس دن کے مارکیٹ ریٹ پر ہو جس دن سونا منگوایا یا اس دن کے مارکیٹ ریٹ پر ہو جس دن قیمت ادا کی جائے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (372/8) المكتبة الشاملة

"وكذا عدم الملك في باب البيع لا يمنع صحة التسليم أيضا، حتى لو اشترى شيئا بعبد مملوك لغيره صح العقد، إلا أن هناك إن لم يجز المالك يفسخ العقد، إذ لا سبيل إلى إيقاعه على القيمة، إذ البيع على القيمة بيع فاسد"

حوالہ نمبر: 8442/40	فتویٰ نمبر: 66600/58	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضیٰ
ملحق: سید عابد شاہ	ملحق: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

تیسری صورت

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً زید کا عمرو کے ذمے 10 تولے سونا ہے۔ اب زید کا مطالبہ ہے کہ مجھے میرا سونا دو، لیکن عمرو کے پاس سونا موجود نہیں۔ جبکہ زید کے لیے انتظار بھی مناسب نہیں کیونکہ اگر ریٹ گر جائے تو اسے نقصان ہوگا۔ ایسی صورت میں زید عمرو سے وعدہ بیع کرلیتا ہے کہ عمرو اس سے دس تولہ اس ریٹ پر خریدے گا (آج کے دن کے ریٹ کے حساب سے)۔ پھر جب عمرو کے پاس سونا آجاتا ہے، تو پہلے 10 تولے۔ جو زید کو دینا ہوتا ہے۔ دے دیتا ہے، اور زید نے بھی چونکہ عمرو سے وعدہ لیا ہوتا ہے۔ اس لیے زید واپس وہ 10 تولے عمرو کو فروخت کر دیتا ہے۔ اس طرح زید کو مارکیٹ ریٹ کی زیادتی کی وجہ سے جو نفع کمانا ہوتا ہے وہ کمالیتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ صورت درست نہیں، کیونکہ اس میں زید نفع کے حصول کی خاطر عمرو کو اس دن کے ریٹ پر خریدنے کی شرط کے ساتھ مہلت دے رہا ہے، جبکہ قرض کے معاملے میں نفع حاصل کرنے کی غرض سے مہلت دینا جائز نہیں، لهذا یہ شرط باطل اور ناجائز ہے۔

المبسوط للسرخسي (36/14) المكتبة الشاملة

وإنما يحل ذلك عند عدم الشرط، إذا لم يكن فيه عرف ظاهر أما إذا كان يعرف أنه فعل ذلك لأجل القرض فالتحرز عنه أولى؛ لأن المعروف كالمشروط

حوالہ نمبر: 8442/40	فتویٰ نمبر: 66601/58	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضیٰ
ملحق: سید عابد شاہ	ملحق: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

چوتھی صورت

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ زید عمرو سے یہ کہتا ہے کہ میرا جو سونا آپ کے ذمے ہے۔ وہ آپ کو فروخت کر دیا جبکہ ریٹ آپس میں طے کر لیتے ہیں اور اس طرح زید اپنا نفع کما لیتا ہے۔ یہ طریقہ تب استعمال ہوتا ہے جب زید اپنا سونا بیچنا چاہتا ہو اور عمرو کے پاس نہ دکان میں سونا ہو نہ باہر سے دستیاب ہو نیز اس صورت میں زید کوئی قبضہ نہیں لیتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس طرح خریداری کا معاملہ پہلے سے طے نہ ہو، اور زید بہر حال اپنا سونا عمرو کو بیچنے پر مجبور نہ ہو تو یہ معاملہ اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ سونے کی قیمت پر مجلس عقد کے اندر اندر قبضہ کر لیا جائے تاکہ ادھار کی ادھار کے بدلے بیع لازم نہ آئے۔ لہذا اگر سوال میں مذکورہ عبارت "نیز اس صورت میں زید کوئی قبضہ نہیں لیتا" سے مراد یہ ہو کہ زید اپنے سونے پر قبضہ کیے بغیر اسے عمرو کو بیچ دیتا تو یہ بیع اس شرط پر جائز ہو گی کہ مجلس عقد میں سونے کی پوری قیمت پر قبضہ ہو جائے اور اگر اس سے مراد سونے کی قیمت پر قبضہ نہ لینا ہے، یعنی زید اپنے سونے کو (جو کہ عمرو کے ذمہ میں ہے) عمرو کو بیچ دیتا ہے، لیکن قیمت پر قبضہ نہیں کرتا تو یہ ادھار کی بیع ادھار کے بدلے میں ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

المستدرك لمحمد النيسابوري (85/3) المكتبة الشاملة

عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيع الكالي بالكالي *هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (164/5) المكتبة الشاملة

(قوله فجاز شراء المستقرض القرض) تفريع على قولهما، والمراد شراؤه ما في ذمته لا عين القرض الذي في يده وحينئذ فقوله: ولو قائما فيه استخدام، لأنه عائد إلى عين القرض الذي في يده، وبيان ذلك أنه تارة يشتري ما في ذمته للمقرض وتارة ما في يده أي عين ما استقرضه، فإن كان الأول ففي الذخيرة اشترى من المقرض الكر الذي له عليه بمائة دينار جاز لأنه دين عليه لا بعقد صرف ولا سلم، فإن كان مستهلكا وقت الشراء فالجواز قول الكل لأنه ملكه بالاستهلاك وعليه مثله في ذمته بلا خلاف، وإن كان قائما فكذلك عندهما وعلى قول أبي يوسف ينبغي أن لا يجوز لأنه لا يملكه ما لم يستهلكه، فلم يجب مثله في ذمته۔

حوالہ نمبر: 8442/40	فتوی نمبر: 66602/	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

خرید وفروخت کی چند ناجائز صورتیں اور ان کا متبادل

خام سونے (خالص ڈلی) کی خرید وفروخت میں ہر تاجر اپنے لئے سونا ایک ریٹ پر روکنے کے واسطے فون پر بیع کرتا ہے۔ بنیادی طور پر پوری مارکیٹ میں جتنے بھی خام سونے (ڈلی) کے کاروبار سے منسلک لوگ ہیں، وہ سب فون پر خرید وفروخت کرتے ہیں۔ قبضہ وغیرہ اور رقوم کی منتقلی (ایک دکان سے دوسری دکان) بعد میں کی جاتی ہے۔ اس پوری صورتحال کو بندہ ایک مثال سے عرض کرنا چاہتا ہے۔ عمرو ایک ڈیلر ہے وہ صبح سے اپنی خرید وفروخت کا آغاز فون پر کرتا ہے۔ لوگوں کے فون آتے ہیں، ریٹ طے ہوتا ہے، جیسے 100 تولہ میرا ہوا، 50 تولہ آپ کا ہوا وغیرہ۔ عمرو جو بھی خرید وفروخت کر رہا ہوتا ہے وہ اپنے پاس لکھتا رہتا ہے کہ فلاں کو اتنا دینا ہے اور فلان سے اتنا لینا ہے۔ اب یہاں جو ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ عمرو۔ جتنی خرید کرتا ہے اتنا آگے۔ فروخت بھی کرتا ہے، جبکہ ابھی سونا ہاتھ میں نہیں آیا ہوتا۔ وہ سونے کے ہاتھ میں آنے کا انتظار نہیں کرتا بلکہ وہ اس فکر میں ہوتا ہے کہ میں نے جتنی خرید کی ہے اتنا سونا آگے فروخت ہو۔ اگر عمرو پہلے سونے کے آنے کا انتظار کرے کہ وہ قبضے میں آجائے پھر آگے فروخت ہو، تو ایسا اس لئے مناسب نہیں، کیونکہ ریٹ کے گرنے کا ڈر ہوتا ہے۔ اسی طرح فون کے ذریعے یا آمنے سامنے بائع اور مشتری کے درمیان بغیر قبضہ کے خرید وفروخت ہوتی رہتی ہے۔ پھر ہر ڈیلر کے پاس لکھا ہوتا ہے کہ کس سے سونا اٹھانا ہے اور کس کو دینا ہے۔ اسی طرح کس کو رقم دینی ہے اور کس سے لینی ہے۔ ہر ڈیلر نے جہاں سے سونا لینا ہوتا ہے وہاں اپنا ملازم بھیج کر سونا اٹھا لیتا ہے اور جہاں اس نے سونا دینا ہوتا ہے وہاں پہنچا دیتا۔ اسی طرح نقد کا بھی لین دین ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے سودوں میں ڈیلرز کے لیے مختلف صورتیں آجاتی ہیں۔

(**وضاحت:** سائل نے لفظ وعدہ بیع غلطی سے استعمال کیا ہے۔ مارکیٹ میں مندرجہ ذیل تمام صورتوں کو لوگ خرید وفروخت ہی سمجھ رہے ہوتے ہیں اور خرید وفروخت پر دلالت کرنے والے الفاظ استعمال کرتے ہیں، اس لیے آنے والی تمام صورتیں وعدہ بیع کی نہیں بلکہ خرید وفروخت کی ہی ہیں، اس لیے سوال میں ذکر کردہ وعدہ بیع کی عبارت کی جگہ عقد بیع کی عبارت ذکر کر دی گئی ہے۔)

پہلی صورت

اس صورت میں ایک ڈیلر مختلف ریٹس پر دوسرے ڈیلر کو مثلاً 50 تولے دینے کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اسی دن اسی ڈیلر سے مختلف ریٹس پر مثلاً 30 تولے لینے کا معاہدہ کر لیتا ہے۔ یہ ایک ہی دن کے معاملات ہیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

+9221-111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ اس میں خرید و فروخت کے وقت سونے یا اس کی قیمت میں سے کسی پر بھی قبضہ نہیں ہوتا۔اس کا جائز متبادل یہ ہے کہ جس وقت دونوں ڈیلر فون پر عقد کریں تو کسی ایک کا ملازم دوسرے کے پاس موجود ہو اور سونے یا کیش میں سے کسی ایک پر قبضہ کرلے۔دوسرا متبادل وعدہ بیع ہے۔جس کی شرائط درج ذیل ہیں۔

1۔ عقد کرتے وقت وعدہ بیع کے الفاظ استعمال کریں مثلا یہ کہ میں اپنے روپے میں اتنا سونا خریدونگا یا خریدنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

2۔ یہ محض ایک وعدہ ہوتا ہے۔بغیر کسی عذر کے اس کو توڑ دینا تو جائز نہیں البتہ اگر کوئی فریق بیع پر رضامند نہ ہو تو اس کو وعدہ خلافی کا گناہ تو ہوگا لیکن فریق ثانی اس کو خرید و فروخت پر مجبور نہیں کر سکتا البتہ اگر کسی فریق کو وعدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے کوئی حقیقی نقصان ہوا ہو تو وہ وعدہ خلافی کرنے والے سے حقیقی نقصان کی بقدر معاوضہ وصول کر سکتا ہے۔

3۔جب وعدہ کا وقت آئے تو نئے سرے سے ایجاب و قبول کیا جائے

لہذا وعدہ بیع کی صورت میں جب اس دن کے آخر میں فریقین حساب برابر کرنے لگیں تو دونوں فریقین بذات خود یا اپنے نمائندوں کے ذریعے سے جتنا سونا بیچنے کا جس نے وعدہ کیا ہوتا ہے،اس کو ایک مجلس میں لے آئیں اور فریقین اپنے اپنے سونے پر قبضہ کریں اور ثمن کا مقاصہ کرلیں۔

صحيح البخاري (794/2) المكتبة الشاملة
وقال النبي صلى الله عليه وسلم (المسلمون عند شروطهم)
[ش (المسلمون..) يوفي بعضهم بعضا ما اتفق عليه من الشروط إذا لم تكن متعارضة مع نص أو أصل شرعي]

سوال نمبر: 8442/40	فتوی نمبر: 66603/58	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضی
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

دوسری صورت

اس صورت کا تعلق مستقبل کی تاریخ کے ساتھ ہے۔ مثلا آج پندرہ تاریخ ہے اگلے مہینے کی یکم تاریخ کو ایک ڈیلر نے پچاس تولے دوسرے ڈیلر سے لینے کا عقد کیا ہوتا ہے، جبکہ ریٹ وغیرہ پہلے سے آپس میں طے کر لیتے ہیں۔اب اس تاریخ کے آنے سے پہلے دوسرا ڈیلر کسی تیسرے ڈیلر سے عقد کرتا ہے کہ پچاس تولے اگلے مہینے کی یکم تاریخ کو آپ کو ایک متعین ریٹ پر فروخت کروں گا۔ پھر جب تاریخ آتی ہے،تو پہلا ڈیلر دوسرے سے سونا لے لیتا ہے۔اس نے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

چونکہ تیسرے ڈیلر کو بیچنے کا عقد کیا ہوتا ہے، تو وہ پھر تیسرے ڈیلر کو ادا کر دیتا ہے، یعنی سونے کا قبضہ مقررہ تاریخ آنے پر ہوتا ہے۔ اس صورت میں بسا اوقات صرف دو ڈیلروں کے درمیان بات ہوتی ہے، مثلا کیم کو پچاس تولے ایک ڈیلر سے لیتے ہیں اور ریٹ کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے دوبارہ اسی ڈیلر سے نیا عقد بیع ہو جاتا ہے۔ کہ کیم کو آپ کو پچاس تولے دیتے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہو جاتی ہے کہ ایک ڈیلر نے دوسرے سے اگلے مہینے کی کیم تاریخ کو پچاس تولے ایک متعین ریٹ پر لینا ہے اور اسی ڈیلر کو اسی تاریخ پہ متعین کئے ہوئے ریٹ پر دینا بھی ہیں۔ یہاں سونے کا وزن دونوں جانب پچاس تولے ہے۔ صرف ریٹ میں تبدیلی آجاتی ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں چونکہ قبضہ سے پہلے ہی سونے کو آگے بیچ دیا جاتا ہے اس لیے یہ ناجائز ہے اور اس کا متبادل وعدہ بیع ہے جس کی شرائط پچھلی صورت میں مذکور ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص وعدہ بیع کرے تو اس صورت میں جب مقررہ تاریخ آئے تو جس فریق نے جتنا سونا بیچنے کا وعدہ کیا ہوتا ہے وہ اتنا سونا خود یا اس کا وکیل ایک مجلس میں لائے اور نئے ایجاب و قبول کے ساتھ دوسرے فریق کے قبضہ میں دے دے۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی خود یا اس کا وکیل اپنا سونا لائے اور باقاعدہ خرید و فروخت کے بعد دوسرے کے قبضہ میں دے دے البتہ قیمت کا فرق برابر کر سکتے ہیں اس۔ اگر سونا مجلس میں لائے بغیر پہ صرف سونے اور ریٹ کا فرق برابر کر لیا تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا۔

البناية شرح الهداية (247/8) المكتبة الشاملة

"[بيع ما لم يقبض]

م: (فصل) ش: أي هذا فصل في بيان مسائل غير المسائل التي ذكرت قبله، وإنما ذكرها هنا استطرادا باعتبار تقيدها بقيد زائد على البيع المجرد من الأوصاف كالمرابحة والتولية م: (ومن اشترى شيئا مما ينقل ويحول لم يجز له بيعه حتى يقبضه) ش: قيد بالبيع، ولم يقل لم يجز أن يتصرف فيه لتقع المسألة على الاتفاق."

حوالہ نمبر: 8442/40	فتوی نمبر: 66604/58	سائل: محمد عامر	مجیب: ندیم مرتضی
مفتی: سید حامد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں کی خرید و فروخت کا بیان		تاریخ: 20-Jul-19

تیسری صورت

یہ صورت عام طور پر چھوٹے ڈیلرز استعمال کرتے ہیں۔ اس میں یوں ہوتا ہے کہ ڈیلر کے پاس کچھ بھی موجود نہیں ہوتا، لیکن وہ کسی دوسرے ڈیلر کو سونا دینے کا عقد کر لیتا ہے اور ریٹ بھی آپس میں متعین کر لیتے ہیں۔ اب اسے چونکہ سونا دینا ہوتا ہے، تو وہ مارکیٹ میں، پہلے ڈیلر کے ساتھ جو ریٹ متعین ہوتا ہے اس ریٹ سے کم پہ خریدنے کی کوشش

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

کرتا ہے۔ اگر اس ریٹ سے کم پر مل جائے تو نفع میں رہتا ہے اور اگر نہ ملے تو اس نے بہر حال سونا تو دینا ہی ہوتا ہے، تو اسے زیادہ ریٹ پر سونا خریدنا ہوگا اور جس کو دینے کا عقد کیا ہوتا ہے اسے دینا ہوگا اور ایسی صورت میں اسے نقصان ہو جاتا ہے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

یہ صورت بھی بیع قبل القبض ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، اس کا جائز متبادل یہ ہے کہ پہلی صورت میں ذکر کردہ شرائط کے ساتھ وعدہ بیع کر لیا جائے۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ پہلا ڈیلر دوسرے ڈیلر سے وعدہ کرے کہ وہ فلاں تاریخ کو مثلاً ۵۰ تولہ سونا ایک متعین ریٹ پر بیچے گا۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

ندیم مرتضی

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

الجواب صحیح

۱۶/۱۱/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۱۶/۱۱/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE